## تشریح

- پہلی رباعی میں شاعر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دنیا کے ہر ذرے میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ ہر طائر کی زبان تیری تعریف سے تر ہے اور ہر جگہ اہل نظر کے لیے تیرے جلوے موجود ہیں۔ اور ساری کائنات تیرے جلووں سے پر ہے۔
- دوسری رباعی میں شاعر اللہ سے اپنی اس خواہش کا اظہار کر رہا ہے کہ دولت اور سونا دینے کے بجائے مجھ میں وہ خوبی پیدا کر دے جو عزت و آبرو میں اضافہ کا باعث ہو۔ خشکی و تری یعنی دنیاوی چیزوں پر قابض ہونا بادشاہوں کا شیوہ ہے۔ یہ چیزیں تو انھیں ہی نصیب کر۔ مجھے تو روکھی سوکھی کھلا مگر دوسروں کے درد و تکلیف پر آنسو بہانے والی آنکھ عطا فرما۔
- تیسری رباعی میں شاعر توبہ کی اہمیت اور ضد سے ہونے والے نقصان کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اپنی ناسمجھی و بے وقوفی سے غلطیاں کرتا ہے اور پھر ان پر ہٹ دھرمی اختیار کرتے ہوئے اپنے لیے اور بھی برا کرتا ہے۔ سمجھ داری یہ ہے کہ جب تم سے کوئی غلطی ہو تو فوراً توبہ کر لو۔ توبہ سے انسان اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے میلے کپڑے دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔
- چوتھی رباعی میں شاعر کہتا ہے کہ بے وقوف لوگوں کی صحبت پریشانی کا باعث بنتی ہے اور ان کو سمجھانے سے شرمندگی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ بے وقوف پر تعلیم و تربیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔
- پانچویں رباعی میں شاعر اتفاق و اتحاد میں کامیابی اور نااتفاقی و انتشار میں ناکامی و تباہی کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے کہ جب تک لوگ اتحاد و یکجہتی سے رہے ہر کوئی خوش رہا جب آپس میں رشک و حسد پیدا ہوا تو کوئی بھی خوش اور آباد نہ رہ سکا۔
- چھٹی رباعی میں شاعر کہتا ہے کہ مشکلات و مصائب کے بڑھنے سے کم ہمت نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے غم کے مارے ہوئے لوگوں کے آگے بڑھنے کے راستے آسان ہو جاتے ہیں۔ جیسے پانی زیادہ ہو تو تیراک کو اپنا ہنر، صلاحیت و مہارت دکھانے کا موقع ملتا ہے۔